ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

روبینہ شاہین ﴿٭﴾

تقدیر کے قیدی ''رومیو اینڈ جولیٹ'': ایک تجزیاتی مطالعہ

Prisoners of fate Romeo and Juliet: An analytical study

By *Rubina Shaheen, PhD Scholar, Dept. of Urdu, Govt. College Women University, Sialkot.*

ABSTRACT

William Shakespeare is considered the greatest writer not only of England but of the whole world. Drama is his special field. He has created unparalleled and timeless masterpieces in all types of dramas, including comedy, tragedy, historical, and romantic. *Romeo and Juliet* is one of the plays written in the early period. Despite its artistic status, it is considered one of Shakespeare's best and most popular plays. This is a tragedy of love, a tragedy that transforms hatred into love by sacrificing itself. The author has revealed various human natures through character development and has left many messages for the readers. The drama's style is poetic and full of lyricism. Most of the dialogues are in the form of poems. Examples of the syllabus, sonnet, elegy (wedding song), and dawn songs are found everywhere in *Romeo and Juliet*. In addition to his unique similes and metaphors, Shakespeare has used the common similes of his time in such a unique way that they represent symbolic meanings very effectively. However, at some places, ambiguity and clumsiness are also visible, the coloration also feels excessive, the metaphors also become confused, but no one wants to give importance to all of them.

Keywords: William Shakespeare, *Romeo and Juliet*, tragedy of love, poetic style, sonnet, elegy, dawn songs, similes, metaphors,

٭ پی ایچ ڈی اسکالر، گورنمنٹ کالج ویمن یونی ورسٹی، سیال کوٹ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ambiguity, clumsiness.

خدائے سخن ولیم شیکسپیئر جس کی پرستش تمام دنیا کے سخن ور کر رہے ہیں اور جس کا ثانی دنیا میں اب تک تو پیدا نہیں ہوا، آئندہ کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس کی تصانیف ادب کے ہر شعبے میں نمایاں اضافے ہیں اور اس کی ہستی انگریزی کردار کی اس قدر نمائندہ تسلیم کر لی گئی ہے کہ ہر انگریز گھرانے میں اس کا چرچا رہتا ہے بلکہ اسے صرف انگلستان ہی کا نہیں، تمام دنیا کا سب سے بڑا ادیب مانا جاتا ہے۔ بقول بن جانسن (Bin Jonson):

He was not of an age, but for all time.(1)

شیکسپیئر نے اپنی فنی زندگی کا آغاز شاعری سے کیا۔ اس کی ابتدائی شاعری میں اطالوی شاعر اووڈ (Ovid) کا انداز نمایاں ہے۔ اس کی پہلی نظم وینس اینڈ اڈونس (Venus And Adonis) یونانی علم اصنام پر، اطالوی نشاۃ الثانیہ کے مخصوص انداز میں لکھی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کئی خوب صورت نظمیں اور ۱۵۰ سانیٹ بھی لکھے۔ اس کی شاعری میں دینا کی بے ثباتی، عشق کے ثبات اور فنِ شاعری کی قدر پر بیش بہا خیالات ملتے ہیں۔ اس کے ڈرامائی گیت بھی بڑے خاصے کی چیز ہیں۔ جذبات کی گہرائی، تشبیہات کی جاذبیت، غنائیت، ترنم، بحروں کے التزام اور بندوں کی ساخت کے لحاظ سے اس کی شاعری بے مثل ہے۔ وہ تنقید نگار بھی تھا۔ اس کی شاعری اور ڈراموں کے مکالمات اس کے تنقیدی خیالات کو واضح کرتے ہیں۔ ہنری دی ففتھ (Henry The V) کے پرولوگ (Prologue) میں مختلف مقامات پر کردار کی تقاریر اور ہیملٹ میں ڈراما نگاری کی بابت ہدایات اسے تنقید نگاری کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز کرتی ہیں۔

ڈراما شیکسپیئر کا خاص میدان ہے۔ ابتدا میں اس نے اپنے عہد کے معروف ڈراما نگاروں کے اتباع میں لکھا۔ اس نے للی، کرسٹوفر مارلو اور گرین سے واقعیت نگاری اور کردار نگاری اور مارلو سے غنائیت اور خطیبانہ شاعری کا انداز سیکھا۔ یہ تمام رنگ مل کر اس کے جداگانہ انداز کی صورت میں جلوہ پذیر ہوئے اور اسے انگریزی ادب کا بادشاہ بنا دیا۔ صنفِ ڈراما میں وہ ہر طرح کے ڈرامے پر کامل عبور رکھتا ہے۔ اس کی ذہنی قوتیں تعجب انگیز حد تک گوناگوں ہیں۔ اس نے طربیہ، المیہ، تاریخی اور رومانی ہر قسم کے ڈراموں میں بے مثل اور لازوال شاہکار تخلیق کیے ہیں۔ وہ اپنے انفرادی رنگ کے باوجود اپنے عہد کی فنی روایت پر کاربند نظر آتا ہے اور ڈراما نگاری کے طریقوں کو مان کران پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ وہ عیوب تک کو اپناتا ہے مگر اپنے مخصوص منفرد انداز کی بدولت ان

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

سے ہنر پیدا کرتا ہے۔ مثلاً دورِ الزبتھ میں ہر ڈرامے میں مسخرہ ایک لازمی کردار کی حیثیت رکھتا تھا جس کی حرکتیں اور باتیں پست ذہن لوگوں کو ہنساتی تھیں اور سنجیدہ لوگ ان سے نفرت کرتے تھے۔ شیکسپیئر نے اپنی ذکاوت اور فنی مہارت سے مسخرے کے کردار کو مزاح کی ایسی اعلیٰ ترین سطح تک پہنچا دیا کہ اس کا مسخرے کا کردار عام لوگوں کی دل چسپی کا مرکز بھی رہا اور سنجیدہ لوگوں کے لیے اعلیٰ ترین فلسفی بھی نظر آیا۔ ٹچ سٹون (Touch Stone) کی آفاقی رواداری اور کنگ لیئر (King Lear) کا فول اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔

شیکسپیئر کے فن میں پوری کائنات سمائی ہوئی ہے۔ اس کی فن کاری صرف اس کے دور تک ہی محدود نہیں۔ وہ ہر زمانے کے ہر فرد کا پیامبر ہے۔ وہ جو کہنا چاہتا ہے، جو دکھانا چاہتا ہے، ہر شخص اسے خود شیکسپیئر سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ اپنے دل پر محسوس کرتا ہے۔ بقول ٹی ایس ایلیٹ (T.S. Eliot):

> I do not believe that any writer has ever exposed this bovarsyme, the human will to see things as they are not, more clearly than Shakespeare.(2)

خلاصہ: رومیو اینڈ جولیٹ

اشخاصِ ڈراما:

اسکالس	:	ویرونا کا بادشاہ
پیرس	:	ایک نوجوان رئیس۔ بادشاہ کا عزیز
مانٹیگو اور کیپولٹ	:	دو گھرانوں کے سردار جو ایک دوسرے سے برسرِ پرخاش ہیں
رومیو	:	مانٹیگو کا بیٹا
مرکوشیو	:	بادشاہ کا عزیز اور رومیو کا دوست
بن وولیو	:	مانٹیگو کا بھتیجا اور رومیو کا دوست
ٹیبالٹ	:	لیڈی کیپولٹ کا بھتیجا
لارنس	:	فرانسسکی حلقے کا راہب
جان	:	اُسی حلقے کا راہب
بلتازار	:	رومیو کا نوکر
پیٹر	:	جولیٹ کی انا کا نوکر
ابراہام	:	مانٹیگو کا ملازم

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

لیڈی مانٹیگو	:	مانٹیگو کی بیوی
لیڈی کیپولٹ	:	کیپولٹ کی بیوی
جولیٹ	:	کیپولٹ کی بیٹی
انّا	:	جولیٹ کی انّا
سیمپ سن اور گریگوری	:	کیپولٹ کے ملازمین

کیپولٹ کا ایک معمّر عزیز

ایک عطّار، تین گوئے، پیرس کا چھوکرا، ایک اور چھوکرا، ایک عہدہ دار

شہر ویرونا کے باشندے، دونوں گھرانوں کے اعزّہ، چہرہ پوش اشخاص، محافظ، چوکیدار اور مصاحبین

خلاصہ

دو رقیب خاندانوں کیپولٹ اور مانٹیگو میں سخت مخالفت ہے اور ہر وقت تلواریں چلتی ہیں۔ ویرونا کا بادشاہ جو ان کی لڑائی سے تنگ آ گیا تھا دونوں گھرانوں کے سرداروں کو سخت تادیب کی دھمکی دیتا ہے۔ مانٹیگو کا بیٹا رومیو روزالن سے عشق کرتا ہے مگر یہ روزالن سے زیادہ محض عشق سے عشق ہے۔ بن وولیو رومیو کا چچا زاد ہے۔ وہ رومیو کو بھیس بدل کر کیپولٹ خاندان کی دعوت میں جانے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ اسے وہاں کوئی اور حسین لڑکی مل جائے اور وہ روزالن کو بھول جائے۔ رومیو دعوت میں جولیٹ کو دیکھ کے پہلی نظر میں عاشق ہو جاتا ہے۔ جولیٹ کیپولٹ کی بیٹی ہے اور اس کی شادی ایک نواب پیرس سے طے ہونے جا رہی ہے۔ ضیافت کے دوران رومیو اور جولیٹ ناچتے ہیں۔ جولیٹ بھی رومیو کی اسیر ہو جاتی ہے اور طے کر لیتی ہے کہ اگر رومیو سے شادی نہ ہوئی تو قبر ہی میرا بسترِ عروسی بنے گی۔ اسے اپنی انّا سے معلوم ہوتا ہے کہ رومیو اس کے خاندانی دشمن مانٹیگو کا بیٹا ہے۔ جولیٹ کا ماموں زاد بھائی ٹیبالٹ رومیو کو پہچان کر لڑ پڑتا ہے اور ٹھان لیتا ہے کہ اسے بھیس بدل کر ضیافت میں آنے کی سزا ضرور دے گا۔

رومیو اور جولیٹ چھپ چھپ کر ملتے ہیں اور ایک دوسرے سے اقرارِ محبت کرتے ہیں۔ رومیو راہب لارنس سے جولیٹ کے عشق کا قصّہ بیان کرتا ہے اور شادی کرا دینے کی درخواست کرتا ہے۔ راہب دونوں گھرانوں کی عداوت کو ختم کرنے کے خیال سے یہ شادی کرا دیتا ہے۔ چند گھنٹوں بعد ٹیبالٹ، مرکوشیو (رومیو کا جان نثار دوست) اور رومیو سے ملتا ہے اور رومیو کو مقابلے کی دعوت دیتا ہے مگر وہ انکار کرتا ہے۔ مرکوشیو، ٹیبالٹ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

کی دعوت قبول کرتا ہے اورلڑتا ہوا اس کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔ رومیو اپنے دوست کا بدلہ لینے کے لیے ٹیبالٹ کو ختم کر دیتا ہے اور راہب کی کٹیا میں جا کر چھپ جاتا ہے۔ بادشاہ رومیو کو جلا وطنی کی سزا دیتا ہے۔ دونوں شادی کی پہلی رات کے بعد ہی جدا ہو جاتے ہیں ۔کیپولٹ اور لیڈی کیپولٹ جولیٹ کی حالت زار کو ٹیبالٹ کی موت کا غم خیال کر کے دو دن بعد پیرس سے اس کی شادی طے کر دیتے ہیں ۔ جولیٹ راہب لارنس سے دوسری شادی کی بلا سے چھٹکارا پانے کے لیے مدد مانگتی ہے۔ راہب اسے ایسی دوائی دیتا ہے کہ وہ اڑتالیس گھنٹوں کے لیے مردہ ہو جاتی ہے اور دفن کر دی جاتی ہے۔ راہب رومیو کو پیغام بھیجتا ہے کہ آ کر اسے قبر سے نکال لے۔مگر پیغامبر راہب جان رومیو تک پہنچ نہیں پاتا۔ رومیو کو اپنے خادم سے جولیٹ کی موت کی خبر ملتی ہے۔ وُہ آتا ہے اور جولیٹ کو قبر سے نکالنے لگتا ہے۔ پیرس وہاں آ جاتا ہے اور رومیو کو روکتا ہے مگر رومیو اسے قتل کر دیتا ہے۔ جولیٹ کو قبر سے نکال کر وہ اسے دیکھتا ہے اور پھر خود بھی زہر پی کر خودکشی کر لیتا ہے۔ وقتِ مقررہ پر دوائی کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور جولیٹ ہوش میں آ جاتی ہے۔ رومیو کو مردہ دیکھ کر وہ اس کے ہونٹوں سے زہر چوس لیتی ہے اور مر جاتی ہے۔

’’رومیو اور جولیٹ‘‘ ابتدائی دور میں لکھے گئے ڈراموں میں سے ایک ہے۔ اپنے فنی اسقام کے باوجود یہ شیکسپیئر کے بہترین اور مقبول ترین ڈراموں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کا موضوع عشق ہے۔ وہ عشق جو خود قربان ہو کر نفرت پر فتح یاب ہوتا ہے۔ یہ محبت کی ٹریجڈی ہے ایک ایسی ٹریجڈی جو نفرت کو محبت میں بدل دیتی ہے۔

سالِ تصنیف کی بات کریں تو ’’رومیو اور جولیٹ‘‘ کے بارے میں عموماً نظریہ رائج ہے کہ اس ڈراما کا پہلا مسوّدہ شیکسپیئر نے ۱۵۹۰ء میں لکھا۔ اس کی بنیاد ڈراما کے پہلے ایکٹ کے تیسرے منظر کے ایک مکالمے پر رکھی گئی ہے جس میں انا کہتی ہی کہ زلزلہ آئے گیارہ برس ہونے کو آئے ہیں ۔لندن میں زلزلہ ۱۵۸۰ء میں آیا تھا۔ اس بنیاد پر اکثر تنقید نگاروں نے اس ڈرامے کی تاریخِ تصنیف ۱۵۹۱ء قرار دی ہے۔لیکن چند دیگر محققین نے جن میں ای کے چیمبر (E K. Chambers) کا نام خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے، شیکسپیئر کے سانیٹوں اور ڈراما کے اسلوب کی بنیاد پر اس کی تاریخ تصنیف ۱۵۹۹ء قرار دی ہے۔ ڈراما کا کوئی قلمی نسخہ موجود نہیں۔ پہلا دستیاب مطبوعہ نسخہ ۱۵۹۷ء کا ہے اور دوسرا تصحیح شدہ نسخہ ۱۵۹۹ء کا ہے۔ بقول عزیز احمد:

> پولرڈ (Pollard) اور ڈوور ولسن (Dower Wilson) کا نظریہ یہ ہے کہ شروع میں ’’رومیو اور جولیٹ‘‘ کا ایک مسودہ تھا۔ پہلا نسخہ (۱۵۹۷ء والا) اس مسودے کی غیر مصحّحہ شکل سے ماخوذ ہے۔ اس کے بعد شیکسپیئر نے اس مسودے میں اصلاح و تصحیح کی اور اس میں بہت کچھ اضافہ کیا۔ دوسرا نسخہ (۱۹۵۹ء والا) اس تصحیح

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

شدہ اور اضافہ شدہ مسودے سے ماخوذ ہے۔(۳)

ماخذ کے حوالے سے ڈرامے کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شیکسپیئر کے اس شاہکار کی کہانی ذاتی نہیں بلکہ یونانی و اطالوی ادب سے ماخوذ ہے۔ قرون وسطیٰ میں ناکام محبت کے افسانے ایشیا اور یورپ میں بہت مقبول تھے۔ جب ترکوں نے ۱۴۹۳ء میں قسطنطنیہ فتح کیا تو یونانی عالم بھاگ کر اٹلی میں پناہ گزیں ہوئے اور اپنے ساتھ یونانی شاہکاروں کے مسودات بھی لائے۔ ان کے کئی زبانوں میں تراجم ہوئے۔ اطالوی نشاۃ الثانیہ کے دوران یورپی ان شاہکاروں کو بصد شوق پڑھتے تھے اور الزبتھ دور میں کئی کہانی کاروں نے ان سے اپنی کہانیوں کے لیے مواد لیا۔ اس دور میں اس اقدام کو سرقہ قرار نہیں دیا گیا تھا۔ لہٰذا شیکسپیئر کے بھی کئی ڈراموں کا مواد یونانی اطالوی ادب سے اخذ شدہ ہے۔

''رومیو اور جولیٹ'' کا قصہ تھوڑے بہت فرق کے ساتھ ۱۳۸۲ء سے لے کر ۱۵۶۲ء تک کے اطالوی، فرانسیسی اور انگریزی ادب کی زینت بن چکا ہے۔ اس کا مختصراً بیان درج ذیل ہے۔

۱۔ ایک مشرقی اصل کہانی ''گل و نسرین'' (Floris and Blanche fleur)، اسے اطالوی افسانہ نگار و شاعر بوکاچیو نے بھی اپنی فل کولو (Filcolo) میں بیان کیا ہے۔

۲۔ ''ٹرائے لَس اور کرے سیڈا'' (Troilus and Cressida)، قرونِ وسطیٰ کا ایک مقبول قصہ جسے بوکاچیو نے بھی اپنی اِل فلوستراتو (Il Flostrato) میں بیان کیا ہے۔

۳۔ جوفری چاسر (Geoffrey Chaucer) کی انگریزی نظم ''ٹرائے لَس اور کرے سیڈا''

۴۔ پندرھویں صدی کے اطالوی افسانہ نگار سالرنی تانو (Salernitano) کے افسانوی مجموعے *Cinquante Novella* میں شامل ایک قصہ، اس میں صرف ہیرو ہیروین کے نام فرق ہیں اور انجام میں ہیروین خودکشی نہیں کرتی بلکہ بوجہ شکستگیِ دل مرجاتی ہے۔

۵۔ ۱۵۳۰ء میں لُوجی دا پورٹو (Luigi da Porto) کی دو شریف عشاق کی کہانی۔ یہ بھی ہوبہو ''رومیو اور جولیٹ'' کا قصہ ہے بلکہ ہیرو ہیروین سمیت دیگر کرداروں کے نام بھی ایک جیسے ہیں۔

۶۔ ۱۵۵۳ء میں کلیشیا (Clitia) کی کہانی *Giulia e Romeo*

۷۔ باندیلو (Bandello) کی کتاب ''جولیے تا اے رومیو'' (۱۵۵۴ء)۔ اس نے ترواپورتو کی پیروی کی ہے

۸۔ بُوآستو (Boisteau) نے باندیلو کی کہانی کا فرانسیسی میں ترجمہ کیا ہے۔

۹۔ ۱۵۶۷ء میں انگریز شاعر بروک (Brooke) کی منظوم کہانی *Romeus and Juliet*

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۱۰۔ ۱۵۶۷ء میں انگریز مصنف پینٹر (Painter) کی *Romeo and Julietta*

۱۱۔ سولھویں صدی کے وسط میں انگلستان کی سٹیج پر کھیلا جانے والا ایک ڈراما جس کے بارے میں بروک نے لکھا ہے کہ یہ اس کی نظم سے کہیں زیادہ خوب صورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ تاہم اس کے مصنف کا اس نے ذکر نہیں کیا۔

محولہ بالا تمام تصانیف میں سے شیکسپیئر نے کس سے کس قدر استفادہ کیا یہ بتانے کے لیے وہ تو ہم میں نہیں تاہم بقول عزیز احمد:

> فلر (Fuller) کا خیال یہ ہے کہ بروک کی نظم کے علاوہ یہ قدیم انگریزی ڈراما شیکسپیر کا ماخذ تھا۔[۴]

''رومیو اور جولیٹ'' کا پلاٹ منظم مگر دورانیہ بہت مختصر ہے۔ بروک کی نظم میں یہ تمام قصہ نو ماہ میں عمل پذیر ہوتا ہے جبکہ شیکسپیئر نے قصّہ کا دورانیہ کم کر کے صرف پانچ دن کر دیا ہے۔ بنابریں آغاز سے انجام تک تمام واقعات پے در پے رونما ہوتے ہیں۔ ڈرامائی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو وقت مختصر کرنے سے ایک طرف تو قصّہ کی رفعت اور حُزن و ملال کا عنصر دوبالا ہو گیا ہے اور دوسری طرف قصّے پر جو اعتراضات کیے جا سکتے تھے وقت کی کمی ان کے لیے ایک بہترین جواز بن گئی ہے۔ پلاٹ کا آغاز مزاحیہ ہے۔ نوکروں کے مزاح کے ذریعے شیکسپیئر نے بہت خوب صورتی سے دونوں خاندانوں کی دشمنی اور کئی اہم کرداروں کا تعارف کرا دیا ہے۔ تاہم بعض مقامات پر مزاحیہ عناصر کا بے تکا پن کوفت کا سبب بنتا ہے بالخصوص حُزنیہ مناظر میں مسخرہ پن باعثِ ناگواری ہے۔ واقعات جیسے جیسے آگے بڑھتے ہیں پلاٹ کی ڈرامائی پیچیدگی اور ڈرامائی شان میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ پہلی ڈرامائی پیچیدگی رومیو کا جلاوطن کیا جانا ہے جس کی بنا پر جولیٹ رومیو سے جدا ہو جاتی ہے۔ والدین کی سختی اور رومیو کے ہاتھوں ماموں زاد ٹیبالٹ کے قتل کے باعث وہ گھر میں اپنی شادی کا ذکر نہیں کر سکتی، نہ رومیو کے پاس جا سکتی ہے۔ دوسری ڈرامائی پیچیدگی تب پیدا ہوتی ہے جب جولیٹ کے والدین زبردستی اس کی شادی پیرس سے طے کرا دینا چاہتے ہیں۔ اسی سے تیسری ڈرامائی پیچیدگی پیدا ہوتی ہے اور جولیٹ راہب لارنس کے کہنے پر موت کے آثار پیدا کرنے والی دوا پی لیتی ہے لیکن یہ تدبیر رومیو اور جولیٹ دونوں کے لیے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ چوتھی ڈرامائی پیچیدگی راہب لارنس کے خط کا رومیو تک نہ پہنچنا ہے جس میں بے ہوشی والی دوا پی لینے اور اس کی واپسی کا ذکر تھا۔ نتیجتاً رومیو جولیٹ کو مردہ سمجھ کر خود زہر پی کر مر جاتا ہے۔ دراصل شیکسپیئر نے محض اتفاقات کے سہارے تمام تر ڈرامائی پیچیدگیاں پیدا کی ہیں اور یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کہ حقیقی زندگی میں مشیتِ ایزدی کے تحت

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

انسانی تدبیریں ناکام ہوجاتی ہیں اور اتفاقیہ واقعات زندگی کا منظرنامہ بدل کر رکھ دیتے ہیں۔" رومیو اور جولیٹ" میں پلاٹ اتفاقاتِ زمانہ کے تحت رونما ہونے والے حادثات کی بنا پر آگے بڑھتا ہے۔

کردار نگاری کے حوالے سے دیکھا جائے تو ''رومیو اور جولیٹ'' کے تمام کردار زندگی سے بھرپور ہیں۔ یہ محض کھلونے اور کٹھ پتلیاں معلوم نہیں ہوتے بلکہ شیکسپیئر کے عہد کے جیتے جاگتے انسان ہمیں اپنی نگاہوں کے سامنے چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ جولیٹ کا کردار دل کش ترین ہے۔شیکسپیئر نے اسے ایسی چودہ سالہ معصوم لڑکی کے روپ میں دکھایا ہے جس میں تمام نسوانی اور انسانی خصوصیات بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ وہ معصوم ہونے کے ساتھ ساتھ اتنی سمجھدار بھی ہے کہ اپنی اور رومیو کی شادی سے دونوں خاندانوں کی دشمنی کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ وہ قنوطی بھی ہے اور آنے والے مصائب کو قبل از وقت محسوس کر لیتی ہے۔ دوسرے ایکٹ کے دوسرے منظر میں اس کی سیرت کا کامیاب مظاہرہ ملاحظہ کیجیے:

> پیارے رومیو دو لفظ سُن لے اور پھر رُخصت تیرے رجحانِ الفت میں اگر نیت بھی اچھی ہے۔ تیرا مقصد جو شادی ہو تو کہلا بھیج کل مجھ کو کہاں اور کس گھڑی یہ رسمِ شادی ہوئے گی پوری میں تیرے پاس اِک قاصد بھیجوں گی اسی خاطر میں اپنی قسمت و تقدیر ان قدموں میں رکھ دونگی مرا سرتاج جائے گا جہاں بھی ساتھ میں دوں گی۔ (۵)

جرأت اور شرمیلا پن، جھجک اور جذبہ اس کی معصومیت کو نسوانیت کی دل کشی عطا کرتا ہے۔ جب شادی کے بعد وہ رات کا اور رومیو کا انتظار کرتی ہے تو اس کی خود کلامی میں اس کی نوخیز نسوانیت اپنی تمام تر معصومیت کے ساتھ دھڑکتی سنائی دیتی ہے۔ اس کی تمام تر زندگی پر اس کی محبت کی حکمرانی ہے۔ یہ محبت ہی اسے والدین سے چھپ کر شادی کرنے کی جرات دیتی ہے۔ دوسری طرف وہ اتنی کمزور اور بےبس ہے کہ اپنی شادی اور محبت کا حال والدین پر آشکار نہیں کر سکتی۔ جولیٹ کا کردار دراصل شیکسپیئر کے دور کی عورت کی نمائندگی کرتا ہے جو دوسروں کے لیے زندہ رہتی ہے اور اس کی تمام تر زندگی مرد کی محبت سے وابستہ ہوتی ہے۔

رومیو کا کردار ابتدا میں ایک عام دل پھینک عاشق کا ہے جو اپنے خاندان کی ایک ستم گر روزالن سے عشق کرتا ہے اور اپنے دوست مرکوشیو کے کہنے پر کسی نئی معشوقہ کی تلاش میں بھیس بدل کر اپنے دشمن خاندان کی دعوت میں چلا جاتا ہے جہاں اسے جولیٹ سے عشق ہوجاتا ہے۔ ابتدا کا شاعرانہ عشق جولیٹ کی محبت پا کر والہانہ عشق میں بدل جاتا ہے۔ رومیو کا کردار آغاز سے انجام تک جذباتیت اور امید و ناامیدی کی کش مکش کا شکار ہے۔ شادی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

کے دن مرکوشیو کے قتل اور ٹیبالٹ سے اس کا انتقام لینے کے بعد اس پر دہشت اور ناامیدی چھا جاتی ہے مگر ایک رات کی دلہن جولیٹ کی سنگت اسے تسکینِ قلب، رجائیت اور دوبارہ ملنے کا مژدہ سناتی ہے۔ جلا وطنی میں جب اسے خادم جولیٹ کی موت کی خبر دیتا ہے تو شدید ترین دردِ ناامیدی اسے گھیر لیتا ہے اور وہ خودکشی کے لیے زہر خرید لیتا ہے۔ محبوبہ کو قبر سے نکالنے میں پیرس حائل ہوتا ہے تو اس کی جان لے لیتا ہے۔ بے ہوش جولیٹ کو قبر سے نکال کر مردہ خیال کر کے زہر پی لیتا ہے۔ رومیو کا کردار ایک جذبات کی شدت سے مغلوب نوجوان کا کردار ہے۔ اور بلاشبہ وہ جولیٹ کی نسبت زیادہ نادانی، جذباتی مغلوبیت اور جلد بازی کا شکار ہے۔ بقول فرینکلن ایم ڈکی (Franklin M. Dickey):

> Juliet's constant display of more courage and good sense than Romeo is in contrast to his passionate, rash nature.(6)

جارج برینڈس (George Brandis) کے مطابق:

> He is less resolute than Juliet and has less self-control.(7)

مرکوشیو رومیو کا دوست اس ڈرامے کا مزاحیہ مگر شاہکار کردار ہے۔ اس کی موت کے بعد ڈرامے میں صرف حزن و ملال باقی رہ جاتا ہے۔ شیکسپیئر نے یہ کردار بڑے کمال سے تخلیق کیا ہے۔ وہ عہدِ الزبتھ کے جری اور بذلہ سنج شریف نوجوانوں کی نمائندگی کرتا ہے جو زندگی کے دکھوں کو ہنسی میں اڑاتے ہیں۔ کولرج (Coleridge) نے اس کردار کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

> ذکاوت ہمیشہ بیدار، خیال آفرین ہمیشہ مصروف اور نئی نئی چیزیں پیدا کرنے والی، ہمت، ایسی سہل رفتار طبعیت جو خود کسی طرح فکروں کا شکار نہ تھی اور دوسروں کی فکروں پر ہنستی بھی تھی اور ان سے ہمدردی بھی کرتی تھی۔(۸)

جولیٹ کی انا کا کردار بھی شیکسپیئر کا شاہکار کردار ہے مگر مرکوشیو سے کچھ کم۔ یہ کردار عہدِ الزبتھ کی گھریلو ملازماؤں کی زندگی اور سیرت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کی چال ڈھال، مزاح، اس کا اخلاقی معیار اور فطرت سب اس زمانے کی ادھیڑ عمر ماماؤں والا ہے۔

ٹیبالٹ، جولیٹ کا عم زاد بھی ایک متحرک مگر منفی کردار ہے۔ یہ نفرت، خشمناکی اور حسد سے جس قدر قریب ہے اس ڈراما کا اور کوئی کردار نہیں۔ یہ اطالیہ زدہ انگریز نوجوان کا بدترین نمونہ ہے۔ اس کے خصائل کی تعریف مرکوشیو کی زبانی:

> جی وہ ہے بلیوں کے بادشاہ سے کچھ بڑھ کے۔ وہ کورنشانات کا بہادر کپتان وہ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

> ایسے ہے جیسے آپ کوئی لکھا ہوا گیت گائیں، چناں چہ وہ وقت، فاصلے اور تناسب کا بڑا لحاظ رکھتا ہے۔ ہلکے سے سُر میں تلوار ناپتا ہے، ایک، دو اور تیسرا وار آپ کے سینے میں۔ ریشمی بٹن کا پکا قصائی ہے اجی بڑا ایکیکی باز ہے، یکیکی باز۔ بڑی چوٹی کی شرافت کا دعویدار ہے۔ پہلی یا دوسری ہی وجہ پر لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ آہ وہ سامنے سے وار! وہ پیچھے سے وار! وہ مارا!(۹)

پیرس، رومیو کے رقیب کا کردار ڈرامے کا سب سے بے جان کردار ہے۔ اس کی نہ کوئی شخصیت ہے اور نہ اس میں کوئی انفرادیت۔ ''رومیو اور جولیٹ'' کے تمام اہم کردار اگرچہ متحرک اور زندگی کے قریب ہیں مگر ان کرداروں کی سیرتوں کی نشوونما میں کمی محسوس ہوتی ہے جو ڈرامے کے عمل کی مختصر مدت کے باعث ہے۔ اس کمی کو شیکسپیئر نے کمالِ فن سے بڑی بڑی مصیبتیں کھڑی کر کے پورا کر لیا ہے۔ مصیبت کا سامنا کرتے کرتے ہر کردار کی سیرت، ذہنیت اور نفسیات فوراً عیاں ہو جاتی ہے۔ تاہم قصّہ کی مدت فقط پانچ روز ہونے کے باعث تمام واقعات سرعت سے رونما ہوتے ہیں اور ہر کردار اپنے اعمال و افعال کے لحاظ سے بہت جلدی میں دکھائی دیتا ہے۔ بقول مارچیٹ شیٹ (Marchette Chute):

> Romeo and Juliet is tragedy of haste. The tragic flaw in the characters is that they all are in too much hurry.(10)

تمام اہم کردار پرانے اطالوی ماخذوں سے چنے گئے ہیں اور اپنی سرشت میں انگریز کم اطالوی زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً کھڑکی کے نیچے اظہارِ الفت، جولیٹ کی کم سنی میں شادی کرنا، پیرس سے مصلحتاً شادی کے لیے راضی ہونا۔ اس زمانے کی اطالوی لڑکیوں کی طرح اپنا برا بھلا سوچ سکنا۔ رومیو کی زبان سے جذبات کو نزاکت سے بیان کرنا۔ ٹیبالٹ کا کردار بھی اطالیہ زدہ انگریز کا کردار معلوم ہوتا ہے۔ اسی بنا پر مرکوشیو اس کا مذاق بناتا ہے۔ رومیو اور جولیٹ کے کردار میں نشاۃ الثانیہ کی یورپی زندگی اور شخصیت کا رنگ بھی نظر آتا ہے۔

شیکسپیئر نے ''رومیو اور جولیٹ'' کی کرادرنگاری کے ذریعے گوناگوں انسانی فطرتوں کو آشکار کیا ہے اور در پردہ ناظرین کے لیے کئی پیغامات چھوڑے ہیں۔ ہیرو رومیو نوجوان جذباتی عاشق اور باوفا شوہر کا کردار پیش کرتا ہے۔ ہیروئن جولیٹ، معصوم، پاکباز، باعصمت اور جرأت مند لڑکیوں کی نمائندگی کرتی ہیں جو محبت کرتی ہیں تو روایت سے بغاوت کرنے کی جرات بھی رکھتی ہیں۔ اور ماں باپ کی رضامندی کے خلاف شادی بھی کرتی ہیں۔ رومیو اور جولیٹ کی خودکشی جذباتی عدم توازن کا ثبوت ہے۔ انّا کا کردار پست سوچ کی حامل مزاحیہ ملازمہ کے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

کردار کی نمائندگی کرتا ہے۔

اسلوبِ ڈراما شاعرانہ اور غنائیت سے بھرپور ہے۔ اس ڈراما کی جان سیرت نگاری سے زیادہ شاعری ہے۔ شاعری ہی زندگی اور حقیقت اور کرداروں کے تاثرات بیان کرنے کا ذریعہ ہے۔ بقول ہارلے گرین ول بارکر (Harley Granville Barker)، ''رومیو اور جولیٹ غنائیہ ٹریجڈی ہے، اسی کلید سے اس کا مطلب عیاں ہوسکتا ہے۔''(۱۱)

شیکسپیئر کی غیر ڈرامائی نظموں کی بہت سی خصوصیات اس ڈرامے میں موجود ہیں۔ زیادہ تر مکالمات نظم کی صورت میں موجود ہیں۔ ترکیب بند، سانیٹ، نظم عاری (نغمۂ شادی) اور نغمۂ فجر کے نمونے ''رومیو اور جولیٹ'' میں جا بجا ملتے ہیں۔ مثلاً پہلے ایکٹ کے دوسرے منظر میں بن دولیو رومیو کو نئے عشق کا مشورہ دیتا ہے جو کہ ترکیب بند کی شکل میں ہے:

جلاتی ہے پُرانی آگ کو حضرت نئی آتش
نئی تکلیف کم کرتی ہے اکثر دردِ کہنہ کو
پلٹ کر پھر سنبھل جاؤ اگر تم کھا گئے گردش
نئے صدمے سے تم پہلے کے صدمے کی دوا کر لو
نیا سا روگ آنکھوں کو تمھاری اگر لگ جائے
پرانے روگ کا وہ زہر فاسد ختم ہوجائے(۱۲)

شیکسپیئر کی غیر ڈرامائی نظموں میں اس کے سانیٹ بہت مقبول ہوئے۔ ''رومیو اور جولیٹ'' میں سانیٹ کا اسلوب کئی جگہوں پر نظر آتا ہے، کہیں جملوں کی ترکیب میں تو کہیں شاعری کی زبان میں۔ رومیو اور جولیٹ جب پہلی بار ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو ان کی گفتگو کو شیکسپیئر نے سانیٹ کی صورت میں بیان کیا ہے:

اگر اس دستِ نالائق نے کی ہے کوئی بے ادبی
چھوا اس معبدِ پاکیزہ کو، تو، اس کا کفارہ
ادا کرنے کو میرے لب یہ شرمیلے سے دو حاجی
مٹاتے ہاتھ کا بھدا سا مس، نازک سا دیں بوسہ(۱۳)

شادی کے دن جولیٹ کی خود کلامی جب وہ رات کا اور رومیو کا انتظار کرتی ہے وہ نظمِ عاری میں لکھا گیا ہے اور اس کا نفسِ مضمون

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

عہدِ الزبتھ کی مقبول نوعِ شاعری ''نغمۂ شادی'' (Epithalamium) میں اکثر پایا جاتا ہے:

... محبت پیشہ رات آ، اپنے گہرے پردے پھیلا جا
چھپ جائیں ذرا پلکیں تمام آوارہ گردوں کی
تڑپ کر رومیو پہونچے مری آغوش تک لیکن کوئی دیکھے نہ کچھ بول
جب انجام اپنی رسمِ عشق کا عشاق دیتے ہیں
تو ان کا حُسن خود روشنی کا کام دیتا ہے...(۱۴)

شیکسپیئر کی ڈرامائی غنائیت کا ایک اور شاہکار ٹکڑا رومیو اور جولیٹ کی مفارقت کا منظر ہے۔ یہ ٹکڑا ''نغمۂ فجر'' میں لکھا گیا ہے:

ابھی سے جا رہا ہے تو ابھی تو رات باقی ہے
نہ تھی آواز یہ مُرغِ سحر کی یہ تو بلبل تھی
یہی آواز بن کر خوف پہنچی تیرے کانوں تک
میرے پیارے میں سچ کہتی ہوں، بلبل کی صدا تھی یہ
درختِ نار پروہ اس طرح ہررات گاتی ہے...(۱۵)

قافیہ بندی کا اچھوتا استعمال ڈرامے میں اپنی بہار دکھا رہا ہے۔ شیکسپیئر رواں اور انتہائی درجہ صاف اور رشتہ نظمِ عاری میں لکھتے لکھتے اچانک قافیہ بندی پر زور ڈالتے ہیں مگر یوں محسوس ہوتا ہے کہ قافیہ اپنی جان بچانے کے لیے لڑتے لڑتے بالکل ہار جاتا ہے اور آخر میں نظمِ عاری کو کامیابی ہوتی ہے۔ قافیہ بندی کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے:

اڑائے پھرتی ہے اپنی سواری، عاشقوں کے سر میں
اور وہ دیکھتے ہیں خواب الفت کے
گزرتی ہے کبھی گھٹنوں پہ وہ درباروں کے،
جو فوراً دیکھتے ہیں خواب عزت کے...(۱۶)

گونا گوں انواعِ شاعری کے سبب ڈرامے کے اسلوب میں ہم آہنگی اور یکسانیت کی کمی ہے، تسلسل نہیں بلکہ بے ربطی نمایاں ہے، ہمیں ہر قدم پر ٹھہر جانا پڑتا ہے کیوں کہ مطالعہ کرتے کرتے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چلتے چلتے راستہ گم ہو گیا ہو۔ اس کی تشریح ایک فرانسیسی نقاد طین (Taine) نے بہت خوب صورت انداز میں کی ہے:

شیکسپیئر کے ذہن میں مکمل محسوسات داخل ہوسکتے تھے، ہمارے دماغوں میں

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

محسوسات ٹوٹ ٹوٹ کے، الگ الگ ہو کے، ٹکڑے ٹکڑے ہو کے داخل ہوتے
ہیں، اس کے خیالات بڑی بڑی چٹانوں کی طرح ذہن میں آتے تھے، ہمارے
خیالات ذروں کی طرح ذہن میں آتے ہیں۔ (۱۷)

یا یوں کہہ لیجیے کہ شیکسپیئر کے تخیل کی اڑان بہت تیز ہے اور ہم رینگتے ہیں۔ ہمارا ذہن اس کی بلند پروازی کا ساتھ نہیں دے پاتا تو ہم آہنگی اور یکسانیت کی کمی کی شکایت کرتا ہے۔

منچلی تشبیہات نے ''رومیو اور جولیٹ'' کے اسلوب کو بے حد انوکھا بنا دیا ہے۔ شیکسپیئر نے اپنی نادر تشبیہات کے علاوہ اپنے عہد کی رائج تشبیہات بھی استعمال کی ہیں مگر ایک منفرد انداز میں۔ اس قسم کی تشبیہات میں گلاب بطور نمونۂ حسن، چنبیلی بطور پاکیزگی، وقت اور اس کی درانتی، بہار کا پھول، پھول میں کیڑا، پالا، خزاں کی جھڑتی ہوئی پتیاں عام طور پر مستعمل تھیں۔ موسموں کی تبدیلی سے متعلق ایک نادر تشبیہ کا استعمال دیکھیے:

خوشی ایسی کہ جیسی چاق، البیلے جوان محسوس کرتے ہیں کہ جب اپریل بانکا، تیز
پیچھا کرتا آتا ہے گئے جاڑوں کی لنگڑی چال کا۔ (۱۸)

دوسرے ایکٹ کے دوسرے منظر میں بھی لاجواب تشبیہ استعمال کی ہے:

سمندر کی طرح میری سخاوت بے کراں اور عشق گہرا ہے
میں جتنا تجھ کو دوں اس سے زیادہ مجھ کو ملتا ہے (۱۹)

''رومیو اور جولیٹ'' میں بار بار آنے والی تشبیہات اور استعارات میں مثالیت کے معنی پوشیدہ ہیں۔ اس ڈرامے میں بکثرت ایسی تشبیہات ہیں جو دن اور رات یا روشنی اور تاریکی کا منظر پیش کرتی ہیں لیکن درحقیقت دن اور رات، محبت اور نفرت اور محبت اور موت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسی طرح روشنی اور تاریکی بھی محبت اور نفرت اور محبت اور موت کی مثال ہیں۔ کبھی کوئی تشبیہ ایک لامتناہی حقیقت کی طرف اشارہ کر جاتی ہے، کبھی کبھی دُہرے اشارات ایک لفظ میں یا ایک جملے میں سمو دیے جاتے ہیں۔ چوتھے ایکٹ کے پہلے منظر میں یہ تشبیہ دیکھیے:

عارض کے، لبوں کے گل پہ مُرجھا کر بنیں گے زرد، جیسے خاک ہو۔ اور کھڑکیاں
آنکھوں کی ہوں گی بندیوں جوں موت روزِ زندگی کو بند کرتی ہو۔ (۲۰)

ایک ایسی تشبیہ جس میں تخیل اور عشق باہم ایک ہو رہے ہیں، عشقیہ شاعری کی دنیا میں شاید ہی کوئی ایسی تشبیہ ملے:

سہانی رات، پیاری رات، کالی ابرووٗں والی
اب آجا، مجھ کو میرا رومیو دے، وہ جو مر جائے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

بنانا اسکے ٹکڑے کر کے ننھے ننھے تاروں کو،
نکھر آئے گا چہرہ آسماں کا اس کی رونق سے
اک عالم رات کی الفت میں ایسا مبتلا ہوگا(۲۱)

ایک نادر تشبیہہ ملاحظہ کیجیے جس میں عشق اور موت کے تصوّرات کو اکٹھا کر دیا گیا ہے:

تو کیا میں مان لوں بے جسم مرگِ ناگہاں تک بھی
تیرا عشق ہے، شاید موت کے دُبلے سے اور نفرت بھرے عفریت نے تجھ کو
یہاں رکھا ہے تاریکی میں معشوقہ بنانے کو۔(۲۲)

''رومیو اور جولیٹ'' کے اسلوب میں تصنّع کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ پہلے تین ایکٹ میں رومیو اور جولیٹ اور انا کی گفتگو میں کئی مقامات پر یہ طبیعت کو گراں گزرتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاعر جو تاثرات پیدا کرنا چاہتا ہے وہ کر نہیں پا رہا۔ انّا (جولیٹ کی ملازمہ) اور بن وولیو (رومیو کا دوست) کی باہمی گفتگو کا ایک اقتباس ملاحظہ کیجیے:

یہ کیا! لڑتی ہوئی الفت، یہ نفرت جس کو الفت ہے
یہ ''کچھ بھی''، ''کچھ نہیں'' سے جس نے ہے پہلے جنم پایا
یہ ہلکا پن جو بوجھل ہے، یہ نخوت اتنی سنجیدہ
یہ اتنی بد نما سی ابتری، اچھی سی شکلوں میں
یہ پر سیسے کے، یہ روشن دھواں، یہ آگ ٹھنڈی سی
سدا جگتی ہوئی سی نیند، یہ بیمار سی صحت(۲۳)

تاہم یہ لفظی بازی گری مزاقیہ مناظر میں تو اتنی بُری معلوم نہیں ہوتی لیکن حُزنیہ اور شدتِ غم کے مناظر میں یہ بہت گراں گزرتی ہے۔ انا جب جولیٹ کو ٹیبالٹ کے رومیو کے ہاتھوں قتل ہونے کی خبر دیتی ہے تو وہ سمجھتی ہے کہ رومیو قتل ہوا ہے۔ وہ اپنے غم کا اظہار تلازمۂ لفظی اور ابہام سے کرتی ہے۔ اس موقع پر یہ لفظی کھیل بہت ناگوار گزرتا ہے حالاں کہ دوسرے مناظر میں اور اسی منظر کے دوسرے حصّوں میں جولیٹ کی زبان سے جذبات کا وہ طوفان ابلتا ہے کہ شیکسپیئر کی مکالمہ نگاری فنی کمال کے عروج پر نظر آتی ہے۔

شیکسپیئر کے اسلوب کے ضمن میں ڈاکٹر محمد احسن فاروقی رقم طراز ہیں:

ڈرامے کی ساخت، کردار کی تخلیق، طرز کی رنگینی، مصرعوں کا ترنم، سب قدرتی طور پر آتے جاتے اور اپنی جگہ بناتے جاتے ہیں۔ غلطیاں بھی ہوتی ہیں، ابہام بھی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

پیدا ہوتے ہیں، بے ڈھنگا پن بھی نظر آتا ہے، رنگ بھی ضرورت سے زیادہ محسوس ہوتے ہیں، استعارے بھی گڑبڑ ہوجاتے ہیں مگر ان سب کو کوئی اہمیت دینے کو جی نہیں چاہتا۔(۲۴)

فکری نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ''رومیو اور جولیٹ'' عہدِ شباب کے جنونی عشق کا قصہ ہے، یہ محبت زمینی محبت ہے مگر سفلی نہیں۔ جذبات اگرچہ جنسی ہیں لیکن بہیمانہ نہیں، اعتدال و توازن کی کمی ہے مگر معصومیت بھی ہے۔ شیکسپیئر نے جنونی عشق کو شادی کا انجام دے کر عشق جائز کر دیا ہے اور اس کی مخالفت کو ناجائز۔ صدیوں سے یورپ کی شاعری میں ''درباری روایات'' (Courtly Traditions) کا زور تھا جس میں آزادانہ جنسی تعلقات کی پوری اجازت تھی۔ چاسر کی Troilus and Criseyde سے ''رومیو اور جولیٹ'' اسی اندازِ فکر کے سبب ممتاز ہے کہ اس میں شیکسپیئر نے اس دور کے مغربی معاشرے میں عورت اور مرد کے آزادانہ جنسی تعلقات کی نفی کی ہے۔

ڈراما کا پورا عمل محبت اور نفرت کی کشمکش ہے لیکن ایسی کشمکش جس میں آخر میں فتح محبت کی ہوتی ہے۔ رومیو اور جولیٹ کے خاندان جن میں ازلی دشمنی تھی ان کی خودکشی کے بعد اپنی نفرت کو ختم کر دیتے ہیں۔

ڈرامے میں آغاز تا انجام موت کی قنوطیت طاری ہے۔ اور قصے کا آغاز ہی اس کے متوقع تباہ کن انجام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ہیرالڈ ایس ولسن (Harold S Wilson) اس ضمن میں رقم طراز ہیں:

> The Pathos of the play lies in the evitability of the catastrophic ending which is plainly indicated can be expected from the beginning of the play.(25)

ہر واقعہ کے انجام کو موت سے منسلک کیا جاتا ہے۔ جب رومیو بھیس بدل کر ضیافت میں جاتا ہے تو اسے موت کا خوف ہے، جولیٹ رومیو کے عشق میں مبتلا ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ اگر رومیو شادی شدہ ہوا تو اس کی قبر ہی اس کا بستر بنے گی۔ جب دونوں ملتے ہیں تو تب بھی موت کا خوف حائل ہوجاتا ہے اور جولیٹ کہتی ہے:

تجھے یوں دیکھ کر نیچے خیال آتا ہے یہ مجھ کو
کہ تیری لاش دیکھی میں نے رکھی قبر کی تہ میں(۲۶)

ڈرامے کے آخر میں شیکسپیئر نے موت کو ایک لطیف شے کی صورت پیش کیا ہے۔ جولیٹ کو مردہ پا کر جب رومیو خودکشی کا ارادہ کر لیتا ہے تو موت اس کے لیے دہشت ناک نہیں رہتی اور وہ یوں کہتا ہے:

یہاں پر قبر کے کیڑے بنیں گے لونڈیاں تیری
یہاں میں بھی ذرا آرام باقی کا مزالوں گا(۲۷)

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

آخر میں شیکسپیئر نے یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ بعض اوقات جو کام زندگی نہیں کر پاتی وہ موت کے ہاتھوں انجام پا جاتا ہے۔ رومیو اور جولیٹ کے خاندان جن میں پرانی دشمنی چلی آ رہی تھی اپنے بچوں کی لاشیں دیکھ کر ان کی نفرت ختم ہو جاتی ہے۔ یوں زندگی موت سے ہمکنار ہو کر محبت کو نفرت کے مقابلے میں فتح یاب کر دیتی ہے۔ بقول ایلمر ایڈگر سٹال (Elmer Edgar Stall):

> In Romeo and Juliet love conquers all.[28]

یا یوں کہیے کہ نفرت اور محبت کی اس لڑائی میں نفرت سب کو ختم کر کے خود ختم ہو جاتی ہے اور محبت جو بظاہر قتل ہوئی ہے فنا نہیں ہونے پاتی بلکہ وُہ نفرت کے لیے ایک سزا بن جاتی ہے اور مرنے والوں کے عزیزوں کے دل میں ایک پچھتاوے کی صورت ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ بقول فرینکلن ایم ڈکی (Franklin M. Dickey):

> It is a carefully wrought play which balances hatred against love and makes fortune the agent of divine justice without absolving the principals from responsibility for the tragic conclusion.[29]

الغرض ''رومیو اینڈ جولیٹ'' شیکسپیئر کا بے مثل اور لازوال شاہکار ہے۔ اس کا موضوع عشق ہے۔ وہ عشق جو خود قربان ہو کر نفرت پر فتح یاب ہوتا ہے۔ مصنف نے کرادر نگاری کے ذریعے گونا گوں انسانی فطرتوں کو آشکار کیا ہے اور در پردہ ناظرین کے لیے کئی پیغامات چھوڑے ہیں۔ اسلوبِ ڈراما شاعرانہ اور غنائیت سے بھرپور ہے۔ زیادہ تر مکالمات نظم کی صورت میں موجود ہیں۔ ترکیب بند، سانیٹ، نظم عاری (نغمۂ شادی) اور نغمۂ فجر کے نمونے ''رومیو اور جولیٹ'' میں جا بجا ملتے ہیں۔ نادر تشبیہات اور استعارات کے استعمال نے طرزِ ادا کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ بعض مقامات پر ابہام، بے ڈھنگا پن اور حد سے سوا رنگینی محسوس ہونے کے باوجود شیکسپیئر کا فنی کمال عروج پر ہے۔

حواشی

۱۔ بین جونسن (Ben Johnson)، *Preface to the First Folio*، ملاحظہ کیجیے: Shakespeareonline.com/quotes /the man quotes, html.، ۲۸/ مارچ، ۲۰۲۴ء، شام ۶:۳۸۔

۲۔ ٹی ایس ایلیٹ (T. S. Eliot)، *Shakespeare and Stoicism of Sense*، ملاحظہ کیجیے: Shakespeareonline.com، ۳۰/ مارچ، ۲۰۲۴ء، شام ۷:۳۸۔

۳۔ ولیم شیکسپیئر (William Shakespeare)، ''رومیو اینڈ جولیٹ'' (Romeo and Juliet)، مترجم عزیز احمد، (کراچی: انجمنِ ترقیٔ اردو پاکستان، ۱۹۶۱ء)، ص ۸۔۹

۴۔ ایضاً، ص ۱۸

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۵۔ ایضاً،ص ۱۳۴
۶۔ فرینکلن ایم ڈکی (Franklin M. Dickey)، *Shakespeare's Presentation of Love in Romeo and Juliet, Antony and Cleopatra and Troilus and Cressida*، غیر مطبوعہ مقالہ برائے پی ایچ ڈی، مخزونہ یونی ورسٹی آف کیلی فورنیا، لاس اینجلس، ۱۹۵۴ء، ص ۱۶۳
۷۔ جارج برینڈس (George Brandes)، *William Shakespeare, A Critical Study*، (لندن: ولیم ہینیمن، ۱۸۹۸ء)، ص ۱۰۰
۸۔ کولرج (Coleridge) بحوالہ ولیم شیکسپیئر، ''رومیو اینڈ جولیٹ''، عزیز احمد (مترجم)، ص ۲۶
۹۔ ولیم شیکسپیئر، ''رومیو اینڈ جولیٹ''، عزیز احمد (مترجم)، ص ۱۴۵
۱۰۔ مارچیٹ شیٹ (Marchette Chute)، *Shakespeare of London*، (نیویارک: ای پی ڈوٹن اینڈ کمپنی انکارپوریٹڈ، ۱۹۴۹ء)، ص ۱۵۵
۱۱۔ ہارلے گرین ول بارکر (Harley Granville Barker) بحوالہ ولیم شیکسپیئر، ''رومیو اینڈ جولیٹ''، عزیز احمد (مترجم)، ص ۴۰
۱۲۔ ایضاً، ص ۹۵
۱۳۔ ایضاً، ص ۱۱۶
۱۴۔ ایضاً، ص ۱۷۸
۱۵۔ ایضاً، ص ۲۰۰
۱۶۔ ایضاً، ص ۱۰۸
۱۷۔ ایضاً، ص ۴۵
۱۸۔ ایضاً، ص ۱۲۴
۱۹۔ ایضاً، ص ۸۸
۲۰۔ ایضاً، ص ۲۲۲
۲۱۔ ایضاً، ص ۱۷۹
۲۲۔ ایضاً، ص ۲۵۲
۲۳۔ ایضاً، ص ۸۸
۲۴۔ ڈاکٹر محمد احسن فاروقی، ''تاریخ ادبِ انگریزی''، (کراچی: شعبۂ تصنیف و ترجمہ، کراچی یونی ورسٹی، ۲۰۱۷ء)، ص ۱۹۳، اشاعتِ سوم
۲۵۔ ہیرلڈ ایس ولسن (Harold S. Wilson)، *On the Design of Shakespearean Tragedy*، (ٹورانٹو: یونی ورسٹی آف ٹورانٹو، کینیڈا، ۱۹۵۷ء)، ص ۱۹
۲۶۔ ایضاً، ص ۲۰۳
۲۷۔ ایضاً، ص ۲۵۸
۲۸۔ ایلمر ایڈگر سٹال (Elmer Edgar Stoll)، *Shakespeare's young lovers*، (لندن: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۳۷ء)، ص ۸
۲۹۔ فرینکلن ایم ڈکی، *Shakespeare's presentation of love in Romeo and Juliet, Antony and Cleopatra and Troilus and Cressida*، ص ۱۲۱

مآخذ

۱۔ بارکر، ہارلے گرین ول (Barker, Harley Granville) بحوالہ ولیم شیکسپیئر، ''رومیو اینڈ جولیٹ''، مترجم عزیز احمد، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۶۱ء

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۲۔ برینڈس، جارج (Brandes, George)، *William Shakespeare, A Critical Study*، لندن: ولیم ہینیمن، ۱۸۹۸ء

۳۔ سٹال، ایلمر ایڈگر (Stoll, Elmer Edgar)، *Shakespeare's young lovers*، لندن: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۳۷ء

۴۔ شیٹ، مارچیٹ شیٹ (Chute, Marchette)، *Shakespeare of London*، نیو یارک: ای پی ڈوٹن اینڈ کمپنی انکارپوریٹڈ، ۱۹۴۹ء

۵۔ شیکسپیئر، ولیم (Shakespeare, William)، ''رومیو اینڈ جولیٹ'' (Romeo and Juliet)، مترجم عزیز احمد، کراچی: انجمنِ ترقیٔ اردو پاکستان، ۱۹۶۱ء

۶۔ فاروقی، محمد احسن، ڈاکٹر، ''تاریخِ ادبِ انگریزی''، کراچی: شعبۂ تصنیف و ترجمہ، کراچی یونی ورسٹی، ۲۰۱۷ء، اشاعتِ سوم

۷۔ ولسن، ہیرلڈ ایس (Wilson, Harold S.)، *On the Design of Shakespearean Tragedy*، ٹورانٹو: یونی ورسٹی آف ٹورانٹو، ۱۹۵۷ء

غیر مطبوعہ کام

۲۔ ڈکی، فرینکلن ایم (Dickey, Franklin M.)، *Shakespeare's Presentation of Love in Romeo and Juliet, Antony and Cleopatra and Troilus and Cressida*، غیر مطبوعہ مقالہ برائے پی ایچ ڈی، مخزونہ یونی ورسٹی آف کیلی فورنیا، لاس اینجلس، ۱۹۵۴ء

ویب سائٹس

۱۔ Shakespeareonline.com

Bibliography

1. Barker, harley Granvile, Ref. William Shakespeare, *Romeo and Juliet*, Trans. by Aziz Ahmed, Karachi: Anjuman Taraqqi-e-Urdu Pakistan, 1961.
2. Brandes, George, *William Shakespeare: A Cirtical Study*, London: William Heinemann, 1898
3. Chute, Marchette, *Shakespeare of London*, New York: E. P. Dutton and Company, Inc., 1949.
4. Faruqi, Muhammad Ansan, Dr., Tarikh-e-Adab-e-Angrezi, Karachi: Bureau of Composition, Compilation and Translation, 2017, 3rd Ed.
5. Stoll, Elmer Edgar, *Shakespeare's Young Lovers*, London: Oxford University Press, 1937.
6. Shakespeare, William, *Romeo and Juliet*, Trans. by Aziz Ahmed, Karachi: Anjuman Taraqqi-e-Urdu Pakistan, 1961.
7. Wilson, Harold S., *On the Design of Shakespearean Tragedy*, Toranto: University of Toranto, 1957

Unpublished work

1. Dickey, Franklin M., *Shakespeare's Presentation of Love in Romeo and Juliet, Antony and Cleopatra and Troilus and Cressida*, Unpublished PhD dissertation, California: University of California, 1954.

Website

1. Shakespeareonline.com